سوال

میری منگنی کو دو برس ہوچکے ہیں، اور منگنی کے ایک برس بعد نکاح ہوگیا حتی کہ ہمارا ازدواجی گھر تیار ہوجائے لیکن مجھے میرے خاوند کے ساتھ ایک مشکل درپیش ہے وہ یہ کہ : میرا خاوند میرے ساتھ بغیر دخول کیے مکمل ازدواجی معاشرت چاہتا ہے، اور اگر میں انکار کروں تو وہ خیانت کی دھمکی دیتا ہے، وہ بہت شکی مزاج ہے اور میرے بارہ میں شک کرتا رہتا ہے حتی کہ اس نے مجھے گھر سے باہر نکلنا بھی منع کردیا ہے اور دوستوں سے بات چیت کرنے سے روک دیا ہے، اور مجھے ملازمت ترک کرنے کا کہا ہے کہ اور دلیل یہ دی ہے کہ اس طرح میں حرام میں پڑنے سے محفوظ رہ سکتی ہوں، حالانکہ میں نے ایک دن بھی اس کے متعلق نہیں سوچا جو وہ سوچ رہا ہے اور اسی طرح وہ میرے خاندان والوں کا احترام بھی نہیں کرتا، اور ہر وقت ان پر سب و شتم کرتا رہتا ہے، اور ان پر تہمت لگاتا ہے کہ انہوں نے میری اچھی تربیت نہیں کی، اور وہ چاہتا ہے کہ میں اس کی والدہ کو جاکر راضی کروں، اور اگر اس سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو پھر اس سے معذرت ضرور کروں حتی کہ وہ راضی ہوجائے یہ علم میں رہے کہ ابھی تک اس نے گھر میں کوئی بھی چیز تیار نہیں کی، اور ہمیشہ مالی مشکلات خراب ہونے کی شکایت کرتا رہتا ہے، اور جب میں ملازمت کرتی تھی تو اپنی تقریبا آدھی تنخواہ اس پر خرچ کردیتی تھی، اور وہ مجھ پر اپنے خاندان اور گھر والوں کے لیے تحفوں کی خریداری لازم کرتا ہے کیا اسے یہ حق حاصل ہے ؟ اور اگر میں اس کی بات نہ مانوں تو کیا مجھ پر کوئی گناہ لازم آتا ہے، یہ علم میں رہے کہ میرے سارے گھر والے اور میرے گرد و پیش جتنے بھی ہیں سب کہتے ہیں کہ وہ شخص میرے لیے مناسب نہیں مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورد و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

اگر نکاح ہوگا ہے یا جسے رجسٹر کرانا کہتے ہیں وہ نکاح رجسٹرار کے پاس درج ہوچکا ہے تو اس طرح آپ اس کی بیوی بن چکی ہیں، اور خاوند کے لیے اپنی بیوی سے جس طرح چاہے استمتاع کرنا مباح ہے، لیکن بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنا آپ اس کے سپرد کرے حتی کہ وہ اسے مہر ادا کردے، اور اس کے لیے مناسب ازدواجی گھر تیار کرے

ابن منذر رحمہ اللہ نے اجماع نقل کیا ہے کہ عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ خاوند کو دخول سے روک دے حتی کہ وہ اسے اس کا مہر ادا کرے "

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (200/7).

اور الکاسانی نے ذکر کیا ہے :

" عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنا آپ خاوند کے سپرد اس وقت تک نہ کرے جب تک وہ اس کے لیے رہائش کا انتظام نہیں کرتا "

دیکھیں : بدائع الصنائع (19/4).

اس مسئلہ میں شرعی حکم یہی ہے

ہمیں جو خدشہ ہے کہ یہ خاوند آپ کے لیے رہائش کا انتظام کرنے اور ایک مستقل خاندان بنانے کی کوشش میں غیر سنجیدہ ہے، اور وہ صرف آپ سے تعلقات قائم کرکے استمتاع کرنے پر ہی اکتفا کرنا چاہتا ہے، ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس کی بات مان کر اسے اس کا موقع نہ دیں اور اپنا آپ اس کے سپرد مت کریں جب تک وہ آپ کو رہائش بنا کر نہیں دیتا اس طرح اس کو اہتمام اور دخول جلد کرنے اور آپ کی حفاظت کرنے پر ابھارا جاسکتا ہے، کیونکہ اس کی منت سماجت اور آپ کی کمزوری کے باعث جماع و دخول ہوسکتا

ہے جس کی وجہ سے حمل ہوجائے اور پھر اس کے تیجہ میں بہت برے اثرات مرتب ہونگے یعنی اگر طلاق ہوجائے یا پھر غیر اعلانیہ طور پر دخول ہوجسے رخصتی کہا جاتا ہے سے پہلے ہی حمل ہوجائے

دوم :

اگر آپ کی ملازمت حرام امور سے سالم ہے تو ہم آپ کو یہ ملازمت ترک کرنے کی نصیحت نہیں کرتے، اور نہ ہی آپ کے خاوند کو ملازمت سے روکنے کا حق حاصل ہے جب عقد نکاح ہوا تو آپ ملازمت کر رہی تھیں اور اس نے اسے چھوڑنے کی شرط نہیں رکھی تھی، کم ازکم یہ حال ہے کہ آپ اس ملازمت کو محفوظ رکھیں چاہے کچھ وقتی طور پر چھٹی لے کر اس سے پیچھے ہٹ جائیں یہاں تک کہ آپ کے خاوند کی حالت واضح ہوجائے

سوم :

خاوند کے دین کے متعلق اچھی طرح پرکھنا چاہیے کہ آیا وہ نمازی ہے یا نہیں اور حرام امور سے اجتناب کرتا ہے کہ نہیں اور اس کا اخلاق اسلامی ہو، آپ کے سوال سے تو ظاہر یہی ہوتا ہے کہ وہ شخص اس اعتبار سے اچھا نہیں ہے، اسی لیے وہ آسانی سے آپ کے والدین کو گالیاں نکالتا ہے، بلکہ اسی وجہ سے اس کے لیے آپ کو یہ دھمکی دینا بھی آسان لگتا ہے کہ وہ آپ سے خیانت کریگا!!

ہم نہیں جانتے کہ ایک عقلمند شخص جو امور کی قدر کرنے والا ہو اس سے اس طرح کی کلام کس طرح صادر ہوسکتی ہے، تو کیا یہ صحیح ہے کہ یہ بیوی پر دباؤ ڈالنے کے لیے ایک وسیلہ اور ذریعہ ہو؟ وہ اسے دھمکی دے کہ وہ اس کو سزا دینے کے لیے زنا کا ارتکاب کریگا! یقینا یہ چیز اس کے دین اور عقل میں بہت زیادہ کمی کی دلیل ہے

اور اگر شادی و نکاح سے قبل اس شخص کے ساتھ شادی کرنے کے متعلق ہم سے مشورہ کیا جاتا تو ہم آپ کو یہی مشورہ دیتے کہ اس سے شادی مت کریں، لیکن جب کہ یہ نکاح ہوچکا ہے تو ہم یہ کہینگے :

اگر تو وہ نماز میں سستی و کوتاہی کرتا ہے تو آپ کو چاہیے کہ اسے بار بار نصیحت کریں کہ نماز کی پابندی کرے اور اگر وہ اپنی حالت کو نہیں سدھارتا تو آپ اس سے علیحدگی کی کوشش کریں کیونکہ نماز کی پابندی نہ کرنے والے شخص کے ساتھ شادی کرنے میں آپ کے لیے کوئی خیر و بھلائی نہیں

چہارم :

جب آپ کے سامنے واضح ہوچکا ہے کہ خاوند رہائش تیار کرنے میں غیر سنجیدہ ہے اور وہ آپ کے گھر والوں کے ساتھ بھی اچھا رویہ نہیں رکھتا چاہے وہ نماز کا پابند بھی ہوتا تو ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ اس سے علیحدگی اختیار کرلیں چاہے آپ اپنا کچھ حق چھوڑ کر اس سے خلع ہی کرلیں

اور پھر آپ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آپ کے گھر والے اور آپ کے گردو پیش جو بھی ہیں وہ اس رشتہ کو مناسب نہیں سمجھتے غالب طور پر اس مسئلہ میں گھر والوں کی نظر زیادہ صحیح ہوتی ہے، کیونکہ وہ معاملے کو بنظر غائر دیکھتے ہیں جو نرمی و رحمدلی سے دور ہوتا ہے جس کے باعث بعض اوقات اس معاملہ والا خود حق سے اندھا ہوجاتا ہے، اور گھر والوں کو اس طرح کے امور میں تجربہ اور علم ہوتا ہے

اس لیے ہماری رائے ہے کہ آپ اس سلسلہ میں اپنے گھر والوں سے مناقشہ کریں اور جو وہ مشورہ دیں اس پر عمل کریں اور اس کے ساتھ ساتھ استخارہ ضرور کریں، کیونکہ استخارہ کرنے والا شخص کبھی نقصان نہیں اٹھاتا، اور مشورہ کرنے والا شخص کبھی نادم نہیں ہوتا

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے معاملہ میں آسانی پیدا فرمائے، اور آپ کے غم و پریشانی کو دور کرے، اور آپ کے لیے خیر و بہتری فرمائے وہ جہاں بھی ہو

والله اعلم.

الاسلام سوال وجواب

82331